السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مفتی صاحب کاارشادہے کہ'' یہ توصحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یاصحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے کسی نے ایصال ثواب کےلئے قرآن خوانی کا موجودطریقہ نہیں اپنایالیکن وہ لوگ عامل قرآن تھے اورکثرت سے تلاوت کا اہتمام کرتےتھے اوریوں اپنے مرحومین کوایصال ثواب کردیا کرتےتھے ۔ لیکن موجودہ دورکے مسلمان قرآن سے دورہیں ۔ اورالاماشاء اللہ تلاوت کا اہتمام کرتے ہیں لہذااگروہ 1 ۔ بلامعاوضہ 2 ۔ بغیرریاکاری کے قرآن خوانی کا اہتمام کریں توجائزہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن خوانی کی صورت میں ایصال ثواب کا موجودہ طریق کاربدعت ہے ۔کتاب وسنت اورسلف صالحین کے عمل سے قطعاًثابت نہیں ۔

«الخیر فی الاتباع والشر کل الشرفی الابتداع»

''ساری بھلائی پیروی میں ہے اورساری بُرائی بدعت کی ایجادمیں ہے ۔''

دین اسلام ہماری فکراورسوچ کا محتاج نہیں بلکہ ہمیں خوداپنے قلوب واذہان کواس کے تابع کرنا ہوگا ۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جوشے عہدرسالت میں دین تھی وہ آج بھی دین اورجواس وقت دین نہیں تھی ۔ وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی ۔''(الاعتصام فی زم البدع (۱/۳۳) لشاطبی) اورجوشخص بدعت کا موجب ہے وہ گویایہ سمجھتا ہے کہ محمدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعوذباللہ پیغام رسانی میں خیانت کی ہے ۔جب کہ اللہ کا ارشاد ہے :

اليَومَ أَكمَلتُ لَكُم دينَكُم وَأَتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتى وَرَضيتُ لَكُمُ الإِسلـٰمَ دينًا ۳ ... سورة المائدة

لہذامولوی صاحب کاخیال محض توہم پرستہ ہے ۔ اس سے اجتناب ضروری ہے ۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص565

محدث فتویٰ